تحریر: مولانا مختار احمد ندوی
تلخیص: اکرام اللہ ساجد

# دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات

## مسجد میں عورتوں کی حاضری

عورتوں کا مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنا نیز درس وخطبہ ونمازِ جمعہ وعیدین کے لیے حاضری دینا سنت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں عورتیں مساجد میں باقاعدہ آتی تھیں۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع مت کرو"۔ (متفق علیہ)
عورتوں کی صف مردوں کے پیچھے ہونی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"مردوں کی بہترین صف ان کی پہلی صف ہے، اور ان کی بری صف آخری صف ہے۔ اور عورتوں کی بہترین صف ان کی آخری صف ہے اور بری صف پہلی ہے"۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز میں نے کسی اور امام کے پیچھے نہیں پڑھی، آپؐ اگر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو نماز ہلکی کر دیتے تاکہ اس کی ماں کو پریشانی نہ ہو۔ (متفق علیہ)

عورتوں کو چاہیئے کہ سادہ لباس میں اور خوشبو کے بغیر مسجد میں حاضر ہوں۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ جب کوئی عورت مسجد میں آئے تو خوشبو استعمال کر کے نہ آئے۔ (مسلم)

عیدین کی نماز میں عورتوں کو حاضری کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم پردہ نشین اور حائضہ عورتوں کو اپنے ساتھ عیدگاہ لائیں، وہ مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں گی، البتہ حیض والی عورت مصلیٰ سے الگ بیٹھے گی۔ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپؐ نے فرمایا، اس کی ساتھ والی عورت اپنی چادر میں چھپا کر اس کو عیدگاہ تک لائے۔ (متفق علیہ)

# نفل نمازیں

## ۱۔ تہجد

۱۔ تہجد کی نماز کے لیے حکمِ الٰہی ہے:

"وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ" (الاسراء: ۷۹)

"اور رات کو تہجد کی نماز پڑھو، تمہارے لیے افضل ہے۔"

۲۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تہجد پڑھو، یہ تم سے پہلے صالحین کی عادت ہے اور اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہے۔ گناہوں کا کفارہ ہے، برائیوں سے بچنے کا سبب ہے، جسمانی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ (ترمذی)

۳۔ اس کا افضل وقت رات کا آخری حصہ ہے۔ (ترمذی)

۴۔ اگرچہ اس کی رکعات متعین نہیں، لیکن افضل گیارہ رکعت ہے۔ (بخاری)

## تراویح

۱۔ رمضان کی راتوں میں جماعت کے ساتھ یا انفرادی طور پر اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ لیکن مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔

۲۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو تراویح کی نماز ۸ رکعات پڑھائی ہیں۔ ۸ رکعات سے زائد تراویح کا پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت نہیں۔ (ابو یعلیٰ طبرانی)

۳۔ تراویح میں پورا قرآن ختم کرنا ضروری نہیں۔

۴۔ تراویح کی نماز میں عورتوں کی شرکت بھی مسنون ہے۔

۵ ۔ حضرت سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں گیارہ رکعت تراویح پڑھائیں ۔
(موطا امام مالک)

## چاشت کی نماز

۱۔ مستحب و نفلی نماز ہے تقرب الٰہی کی نیت سے پڑھنی مسنون ہے ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام طور سے اسے پڑھا کرتے تھے ۔ یہ تین سو ساٹھ صدقے کے برابر ہے ۔ (مسلم)

۲ ۔ آفتاب بلند ہونے سے زوال تک اس کا وقت ہے، لیکن مناسب ہے کہ جب دھوپ میں گرمی آجائے تب پڑھی جائے ۔ (ترمذی)

۳ ۔ کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ ۸ رکعت پڑھنی چاہیے ۔ (ترمذی)

۴ ۔ چاشت کی نماز کی بڑی فضیلت ہے، ارشادِ نبویؐ ہے :

"اللہ کا ارشاد ہے، اے ابنِ آدم میرے لیے دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ، میں تیرے لیے آخر دن تک کافی رہوں گا۔" (ترمذی)

چاشت کی نماز کا صحیح وقت وہ ہے جب آفتاب میں تمازت آجائے ۔

## نمازِ استخارہ

اگر کسی کام کے کرنے اور نہ کرنے میں تردد ہو اور آدمی کسی ایک پہلو میں خیر کا طالب ہو تو اس کو چاہیے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے اور یہ دُعا پڑھے :

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ" (بخاری)

"اے اللہ میں تیرے علم کی مدد سے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد سے مقدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ بے شک تو ہی قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تو ہی جانتا ہے، اور میں نہیں جانتا اور تو ہی غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کام کی ضرورت ہو اس کا نام لے) میرے لیے بہتر ہے میرے دین اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں اس دنیا کے لیے اور آخرت کے لیے تو اس کام کو میرے لیے ممکن کر دے اور اس کو میرے لیے آسان بنا دے پھر میرے لیے اس میں برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور زندگی اور انجام کار کے لحاظ سے نیز دنیا اور آخرت کے لیے بدتر ہے تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میرے لیے بھلائی مہیا کر دے جہاں کہیں ہو پھر تو اس کام کے ساتھ مجھ سے راضی ہو جا۔"

استخارہ کے بعد دل میں جس پہلو پر اطمینان ہو اسی پر عمل کرے اگر پہلے سے دل میں کوئی بات طے شدہ ہو اور استخارہ کے بعد اسی طے شدہ بات پر عمل کیا تو یہ استخارہ نہیں ہوا۔ استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ پہلے سے طے شدہ بات کے خلاف اگر دل میں انشراح پیدا ہوا ہے تو اپنی پہلی رغبت کو ترک کر دے اور اپنے پچھلے ارادوں کو فسخ کر دے۔

## نمازِ تسبیح

نمازِ تسبیح کا پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محترم چچا جان میں آپ کو ایسی عبادت بتاتا ہوں جس کو اگر آپ کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سب گناہ اگلے پچھلے، پرانے نئے، غلطی سے کیے ہوئے، جان بوجھ کر کیے ہوئے، چھوٹے اور بڑے، چھپے اور ظاہر، یہ دسوں قسم کے گناہ اللہ معاف فرما دے گا۔

## نمازِ تسبیح پڑھنے کا طریقہ

اس طرح کہ چار رکعت پڑھو۔
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھو۔
سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھو۔

اس کے بعد کھڑے ہی کھڑے پڑھو، سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ پندرہ مرتبہ ۔

پھر رکوع میں جاؤ، اور رکوع میں بھی چاروں تسبیحات پڑھو دس مرتبہ

پھر رکوع سے سر اٹھا کر پڑھو دس مرتبہ ۔

پھر سجدہ میں جا کر پڑھو دس مرتبہ ۔

پھر سجدہ سے سر اٹھا کر پڑھو دس مرتبہ

پھر سجدہ میں جا کر پڑھو دس مرتبہ

پھر سجدہ سے سر اٹھا کر پڑھو دس مرتبہ

تو یہ کل تسبیحات ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوئیں ۔

اور اسی طرح چاروں رکعات پڑھو ۔

یہ نماز اگر ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ پڑھو ۔

روزانہ نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ کو پڑھو ۔

اگر ہر جمعہ کو نہ پڑھ سکو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھو ۔

سال میں بھی نہ پڑھ سکو تو عمر بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لو ۔ (ابوداؤد)

---

● ڈاکٹر فضل الٰہی برادر احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ● مولینا قاری عبدالوکیل صدیقی خان پوری ۔
● مولینا رفیق مدن پوری رحمہ اللہ ● مولینا حافظ محمد اسماعیل ذبیح رح ● مولینا محمد یحییٰ حافظ آبادی رح
● مولینا میاں صوفی باقر رحمہ اللہ ● مولینا اسماعیل روپڑی رحمۃ اللہ علیہ
● مولینا محمد خان نجیب رحمۃ اللہ علیہ ● مولینا عبدالخالق قدوسی رحمہ اللہ
● مولینا عبداللہ گوجرانوالہ حفظہ اللہ ● مولینا پیر سید بدیع الدین شاہ راشدی حفظہ اللہ ● مولینا رانا شفیق پسروری حفظہ اللہ ● مولینا سینٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ
● مولینا مفتی اللہ بخش ملتانی حفظہ اللہ ● مولینا مفتی عبدالرحمان رحمانی آف جہلم

تقاریظ کی کیفیت دیباچہ میں

[illegible]

# گہن کی نماز

جب سورج یا چاند میں گہن لگے تو عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے نماز باجماعت پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے، اس نماز کے لیے عوام بذریعہ قاعدہ اعلان کیا جائے۔

گہن کی نماز پڑھنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

دو رکعت اس طرح پڑھی جائیں کہ ہر رکعت میں کم از کم دو رکوع یا تین رکوع ختم کیے جائیں۔ پوری تفصیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں یوں ہے، آپؓ فرماتی ہیں کہ:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج کو گہن لگا تو آپؐ مسجد میں تشریف لائے، لوگوں نے آپؐ کے پیچھے صف باندھی۔ آپؐ نے "اللہ اکبر" کہہ کر نماز شروع کی، پھر بہت لمبی قرأت کی، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا جو قرأت سے کم نہ تھا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ..." پڑھا، پھر کھڑے رہے کھڑے دوبارہ طویل قرأت کی جو پہلی قرأت سے قدرے کم تھی۔ پھر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع کیا، جو پہلے رکوع سے قدرے مختصر تھا، پھر "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہا اور سجدہ کیا ——— یہ ایک رکعت ہوئی ——— پھر دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا۔ اس طرح دو رکعت میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ حتیٰ کہ سلام پھیرنے سے پہلے ہی سورج روشن ہوگیا ——— اس کے بعد آپؐ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا ——— حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

"سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت یا زندگی سے نہیں گہناتے، جب انھیں گہن لگے تو نماز پڑھنے لگو!"

(متفق علیہ)

گہن لگتے وقت، دعا، تکبیر، استغفار اور صدقہ و خیرات کرنا چاہیے!"

(صحیح بخاری)

# نمازِ استسقاء

۱۔ خشک سالی، بے وقت بارش کے لیے استسقاء کی نماز پڑھنی سنت ہے۔
۲۔ یہ نماز شہر سے باہر کھلے میدان میں پڑھنی چاہیے۔
۳۔ معمولی سادہ کپڑوں میں اس نماز کے لیے نکلنا چاہیے۔
۴۔ اس نماز میں اذان اور اقامت نہیں۔ (احمد)
۵۔ دونوں رکعتوں میں قرأت جہراً کرنی چاہیے۔ (مسند احمد وابن ماجہ)
۶۔ دن نکلنے کے بعد اس کا صحیح وقت ہے۔
۷۔ پہلے دو رکعت نماز پڑھی جائے، پھر خطیب خطبہ دے۔ (بخاری، مسلم)
۸۔ آخر میں اجتماعی طور پر دعاء مانگی جائے ــــ امام دعاء مانگے اور مقتدی آمین کہیں۔ (ایضًا)
۹۔ دعاء میں ہاتھ اوپر اٹھائے جائیں اور ہاتھ کی ہتھیلیاں نیچے کی جائیں، پشت اوپر کی طرف ہو۔
۱۰۔ چادر پلٹ دی جائے، اس طرح کہ داہنے پہلو کو بائیں اور بائیں کو داہنے کر دیا جائے۔ (احمد)
۱۱۔ استسقاء کی نماز کے موقع پر صدقہ وخیرات، و دعاء واستغفار کرنا چاہیے۔

## استسقاء کی دعاء

استسقاء کی دعاء جماعت کے ساتھ نماز پڑھ کر امام کے ساتھ اجتماعی طور پر بھی مانگنی چاہیے اور نماز کے علاوہ اوقات میں بھی تنہا، یا جمعہ کے خطبہ میں، یا عام نمازوں کے بعد مانگنی ثابت ہے۔

۱۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۞ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ، اَللّٰھُمَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ الْغَنِیُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ، وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ اِلَیْنَا قُوَّۃً وَّ بَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ" (اَبُوْ دَاؤد)
۲۔ "اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا" (بخاری، مسلم)

اور دوسری بہت سی دعائیں مذکور ہیں۔

# نمازِ جنازہ

## مریض اور میت کا بیان

۱۔ مرتے وقت مریض کو " لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" پڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ (مسلم)

۲۔ مرتے وقت مریض کے سراہنے سورہ یٰسین پڑھنی چاہیے۔ (مسند احمد، ابنِ ماجہ)

۳۔ کسی کے مرنے کی خبر سن کر " اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ " پڑھنا چاہیے۔ (مسلم)

۴۔ کسی کے مرنے کی خبر سن کر بلند آواز سے رونا، بین کرنا، گریبان پھاڑنا حرام ہے۔ (مسلم)

۵۔ تین دن سے زیادہ میت پر سوگ کرنا جائز نہیں، البتہ عورت اپنے شوہر کی موت پر چار مہینے دس دن تک سوگ میں عدت گزارے گی، جس میں زیب و زینت سے پرہیز کرے گی۔ (مسلم)

۶۔ میت کے پڑوسیوں یا رشتہ داروں کو چاہیے کہ موت کے دن مرنے والے کے گھر والوں کے لیے کھانا بنا کر بھیجیں تاکہ ان کی تسلی ہو۔ (ابوداؤد)

۷۔ میت کے گھر والوں کی طرف سے لوگوں کو کھانا کھلانا حرام ہے۔ (ابنِ ماجہ)

## میت کو غسل دینے کا طریقہ

۱۔ میت کو غسل دینے والا شخص معتمد اور پرہیزگار آدمی ہو۔ (ابن ماجہ)

۲۔ غسل سے پہلے ہاتھ میں کپڑے کا دستانہ پہن لے یا پٹی باندھ لے تاکہ شرمگاہ پر ننگا ہاتھ نہ پڑے۔

۳۔ غسل کے وقت میت پر پردہ کر دیا جائے، اور بہتر ہے کہ میت کو زمین سے اونچی جگہ پر رکھ کر غسل دیا جائے۔

۴۔ پہلے ایک مرتبہ پورے جسم پر پانی بہا دیا جائے۔

۵۔ میت کو ہلکا دبا دیا جائے تاکہ نجاست خارج ہو جائے۔

۶۔ نماز کی طرح وضو کرایا جائے۔

۷۔ پھر تین مرتبہ صاف پانی سے غسل دیا جائے، ہو سکے تو پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ بھی

پانی بہایا جائے۔

۸۔ عورت ہو تو بالوں کی چوٹی کھول کر تین چوٹیاں بنا کر پیٹھ پر رکھ دی جائیں۔

۹۔ غسل کے بعد صاف اور سوکھے کپڑے سے بدن پونچھ دیا جائے۔

۱۰۔ اور بدن پر خوشبو ملی جائے اور کافور چھڑک دیا جائے۔

۱۱۔ مرد اپنی بیوی کو اور عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (ابوداؤد)

## کفن

۱۔ کفن اچھا ہو، صاف ستھرا ہو، (ترمذی)

۲۔ کفن سفید ہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۳۔ خوشبو میں بسایا ہوا ہو۔ (مسند احمد والحاکم)

۴۔ مرد کے لیے تین کپڑے ہوں اور عورتوں کے لیے پانچ کپڑے ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۵۔ اگر میت مال چھوڑ جائے تو اس کے ترکہ سے کفن دفن کیا جائے ـــــ لاوارث کی تجہیز و تکفین عام مسلمانوں کے ذمہ ہے۔

## نمازِ جنازہ

۱۔ میت پر نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے۔

۲۔ صرف جنازہ کی نماز پڑھنے والے کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور دفن میں شریک ہونے والے کو دو قیراط (قیراط یعنی پہاڑ کے برابر)۔ (بخاری ومسلم)

۳۔ نمازِ جنازہ کے لیے نیت ضروری ہے جو دل میں کرنی چاہیے۔

۴۔ نمازِ جنازہ کے لیے وہ تمام باتیں ضروری ہیں جو عام نمازوں کے لیے ضروری ہیں، جیسے پاکی، وضو، استقبالِ قبلہ، ستر پوشی ـــــ البتہ جنازہ کے لیے فرض نمازوں کی طرح وقت کی پابندی نہیں ہے۔

۵۔ جنازہ کے لیے چار تکبیریں فرض ہیں۔

۶۔ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا ضروری نہیں، اگر کوئی کھڑا ہو جائے تو بہتر، نہ کھڑا ہو تو حرج نہیں۔

۷۔ مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے اور مسجد کے باہر پڑھنا افضل ہے۔ (مرعاۃ)

۸۔ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

۹۔ جنازہ میں طاق صفیں لگانی چاہئیں۔
۱۰۔ میت عورت ہو تو امام اس کے سامنے درمیان کھڑا ہو گا، مرد کی میت ہو تو سینے کے سامنے کھڑا ہو۔

**نمازِ جنازہ کا طریقہ** پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین کر کے سینے پر ہاتھ باندھ کر سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور اس کے ساتھ کوئی سورہ ملا کر پڑھی جائے —— دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھا جائے —— تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ" (ابوداؤد، ترمذی)

"اے اللہ! ہمارے زندوں کو اور مردوں کو، حاضر و غائب، اور چھوٹے بڑے کو اور مرد عورت سب کو بخش دے۔ اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ، اور جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے۔ اے اللہ! اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہم کو آزمائش میں نہ ڈالنا۔"

اس کے علاوہ بھی دعائیں مذکور ہیں، جن کو یاد کرنا چاہیے، اس کے بعد سلام پھیر دے۔

**تدفین** ۱۔ میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اتارنا چاہیے۔ (ابوداؤد)
۲۔ قبر میں میت کو قبلہ رُخ کر دینا چاہیے، کفن کھول دینا چاہیے اور "بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ" کہہ کر زمین پر رکھنا چاہیے۔ (ابوداؤد، ترمذی)
۳۔ میت کے سر کی جانب حاضرین تین مٹھی مٹی ڈالیں۔
ہر مٹھی پر مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ، وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
۴۔ قبر زمین سے ایک بالشت برابر ہونی چاہیے۔ (ابوداؤد)

۵۔ قبر پکی بنانا، یا اس پر کتبہ لکھوانا یا اس پر بیٹھنا سب منع ہے۔ (ترمذی)
۶۔ میت دفنانے کے بعد اس کے لیے مغفرت کی دعاء کرنی چاہیے۔ (ابوداؤد)

# قبروں کی زیارت

۱۔ مردوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مستحب اور سنت ہے۔ (مسلم)
۲۔ عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کرنا منع ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (مسلم)
۳۔ قبرستان میں داخل ہوتے وقت مُردوں کو سلام کہنا چاہیے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ" (مسلم)

"مومن گھرانے کے لوگو، تم پر سلام ہو! انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم تمہارے لیے اور اپنے لیے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں"

# زکوٰۃ

۱۔ "زکوٰۃ" اسلام کا تیسرا رکن ہے۔
۲۔ زکوٰۃ مدینہ منورہ میں سنہ ۲ھ میں فرض ہوئی۔
۳۔ زکوٰۃ کا معنیٰ: بڑھنا، پاکی اور برکت ہے۔
۴۔ اسلام میں زکوٰۃ اس مال کو کہتے ہیں جسے صاحبِ نصاب اپنے مال میں سے اللہ کا حق سمجھ کر فقراء و مساکین کو ادا کرتا ہے۔
۵۔ قرآنِ مجید میں ۸۲ مقامات پر زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔
۶۔ اس کی فرضیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ"

(البقرۃ: ۴۳)

"اور نماز پڑھو، اور زکوٰۃ ادا کرو، اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"

۷۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: